جنگ اور اسلام کا تصوّرِ جہاد

مختلف اوقات میں، مختلف تہذیبیں بین الاقوامی قانون کو ترقی دیتی رہی ہیں اُن کا ایک ہی بنیادی مقصد تھا یعنی جنگ کو روکنا اور جہاں جنگ ناگزیر ہو جائے تو طاقت کے استعمال کو زیادہ سے زیادہ قابو میں رکھنا اور روکنا۔ اس مقصد کو دیکھتے ہوئے کسی بین الاقوامی اور خاص طور پر جنگی قانون کی ناکامی یا کامیابی کو ماپنے کا صحیح ترین پیمانہ یہی ہوسکتا ہے کہ دیکھا جائے کہ آیا اس قانون نے طاقت کے استعمال کو روکا، منع کیا یا کم کیا ہے یا نہیں۔ کسی جنگی قانون کو کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے، اس بات کا فیصلہ اس بنیادی معیار کی روشنی میں کیا جانا چاہیے۔ محض نیک خواہشات کے اظہار، متاثر کن مثالی نمونے اور فصیح و بلیغ بیانات اور اعلانات کو کسی قانون کی کامیابی یا ناکامی کو ماپنے کے لیے بہت زیادہ وزن نہیں دیا جاسکتا۔

اقوامِ متحدہ اور دوسرے بین الاقوامی اداروں کی متعلقہ دستاویزات، خاص طور پر بین الاقوامی انسانی قوانین سے متعلق دستاویزات میں بین الاقوامی قانون کا مقصد یہ ہے[1]:

(i) جنگ کو روکنا

(ii) اس امر کو یقینی بنانا کہ بین الاقوامی اور مختلف ممالک کے مابین تنازعات پُرامن طریقے سے حل ہوں۔

(iii) اگر جنگ ناگزیر ہو جائے تو اسے کم سے کم حد تک روکے رکھنا۔

(iv) جنگ کے اثرات کو کم کرنا، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو شریکِ جنگ نہ ہوں اور کسی جنگی سرگرمی میں براہِ راست حصّہ نہ لے رہے ہوں۔

اور